مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلہم

درسِ حدیث

قطب الاقطاب عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں نور اللہ مرقدہٗ کا مجلس ذکر کے بعد درسِ حدیث ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' شارع رائیونڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اس فیض کو تا قیامت جاری ومقبول فرمائے، آمین۔ (ادارہ)

نبی کی سیاسی اور جنگی بصیرت سب سے اعلیٰ ہوتی ہے
جدید ہتھیاروں کا حصول ! جنگی قوت کا مدار ''دُور مار'' پر ہے
کم سے کم خون ریزی پیشِ نظر رہے

(درسِ حدیث نمبر۲۲ ۲۷ رصفر المظفر ۱۴۰۲ھ/ ۲۵ ردسمبر ۱۹۸۱ء)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

ایک حدیث شریف میں یہ واقعہ آرہا ہے کہ جنابِ رسول اللہ ﷺ نے طائف پر جب حملہ کیا ہے تو وہاں ''منجنیق ''نصب کی تھی [1] یہ منجنیق اس زمانہ میں ایک ایسی شکل کی بڑی چیز ہوتی تھی جس سے بڑے بڑے پتھر پھینکے جا سکتے تھے دور ! اور ایسے بھی ہوتا تھا کہ آگ کے گولے لگا کر آگ پھینک دی جاتی تھی ! یہ نئی چیز ایجاد ہوئی تھی اس وقت ! یہ گویا توپ کی طرح سے ایک چیز تھی کہ گولہ پھینک دے دور ! اسی طرح یہ منجنیق کی طرح کی چیز بعد میں جو ایجاد ہوئی وہ توپ ہوئی ! اور تیر کی طرح کی چیز جو بعد میں ایجاد ہوئی وہ بندوق کہہ لیجیے میزائل کہہ لیجیے، راکٹ کہہ لیجیے، یہ سب اسی قسم کی چیزیں ہیں کہ دور جائیں ! ! !

---

[1] مشکوٰۃ المصابیح کتاب الجہاد رقم الحدیث ۳۹۵۹

یہ خیال جو ہے کہ اسلام پر عمل کرنے سے آدمی میں سستی آجاتی ہے، جہاد کا جذبہ نہیں رہتا یا ترقی کا جذبہ نہیں رہتا یا اور اس قسم کے جو غلط خیالات اور غلط چیزیں بعض لوگ زبان سے ادا کر دیتے ہیں، یہ بے سوچے سمجھے اور مذہبی معلومات حاصل کیے بغیر ایسا خیال ہے، ورنہ جنابِ رسول اللہ ﷺ نے جو اُس زمانہ میں جدید ترین چیز ایجاد ہوئی تھی وہ استعمال فرمائی ! ! یہ طائف ایک پہاڑی علاقہ ہے ٹھنڈا پہاڑ ہے اونچائی پر ہے اس میں اونچی جگہ محفوظ جگہ انہوں نے قلعہ بنالیا !

جنگی حکمتِ عملی، کم سے کم خون ریزی :

تو جنابِ رسول اللہ ﷺ کی نہایت عمدہ سیاست تھی اور اس میں یہ ہے قاعدہ اسلام کا کہ تبلیغ کی جائے سمجھایا جائے، نہ مانے تو پھر (لڑائی) ہے، اگر مان جائے تو پھر ٹھیک ہے ! گویا دوسرے کا خون جو ہے وہ کم سے کم کیا جائے ! اس کا لحاظ بڑا ضروری ہے کہ کم سے کم آدمی مارے جائیں ! !

(حضور علیہ الصلٰوۃ والسلام) ایک جگہ کہیں معرکے میں تشریف لے جا رہے تھے راستے میں دیکھا ایک عورت مری پڑی ہے اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو آگے بھیج رکھا تھا کہ آگے چلیں تو جو آگے جاتا ہے وہ بھی کچھ کارروائی کر بیٹھتا ہے وہ بھی ایک حصہ ہوتا ہے لشکر کا ! اس عورت کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دیکھا رسول اللہ ﷺ بھی پاس سے گزرے، آپ نے فرمایا کہ کوئی آدمی تیز آگے جا کر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو منع کر دے کہ بچوں اور کمزوروں کو نہ ماریں[1] ! !

ظاہر ہے کہ یہ عورت لڑنے نہیں آئی تھی جو لڑنے نہیں آیا اس کو کیوں ماریں ؟ تو یہ بات اسلام کے اندر آدابِ حرب میں گویا داخل ہے کہ کم سے کم خون کیا جائے ! ! !

کم سے کم خون ریزی کا فائدہ :

اور اس سے فائدہ بھی ہے اقتصادی کہ لوگ اگر زیادہ مارے جائیں تو بعد میں بڑی دشواریاں پیدا ہو جاتی ہیں ! مرد مارے جاتے ہیں، عورتیں رہ جاتی ہیں، ایک آدمی مارا گیا ہے (وہ گھر کا کفیل تھا) خواہ مخواہ بے وجہ (مارا گیا ہے) وہ لڑنے بھی نہیں آیا، وہ اسی لیے چھپتا پھرتا رہا مگر قتلِ عام کے اندر

[1] مشکوٰۃ المصابیح کتاب الجهاد رقم الحدیث ۳۹۵۵

وہ بھی آگیا ! بڑے نقصانات اور اقتصادی مسائل کھڑے ہوجاتے ہیں کہ علاقہ تو فتح ہوگیا مگر وہاں یہ مشکل ہے کہ کمانے والے نہیں رہے، کھانے کی کفالت کرنے والے نہیں رہے، تربیت کرنے والے نہیں، ایک عجیب طرح کی حالت ہوجاتی ہے اور اگر یہ رعایت نہ رکھی گئی ہوتی تو پھر یہ شام کا علاقہ ایران کا (علاقہ) اور جتنے علاقے مسلمانوں نے فتح کیے ہیں سب کے سب میں بدحالی پیدا ہوگئی ہوتی، نہ پیداوار ہوتی نہ کچھ ہوتا اور پریشانی ہی پریشانی ہوتی تو ایسے نہیں ہوا جہاں یہ (صحابہ کرامؓ) گئے ہیں وہاں برکات ہوئیں اور لوگ اپنی رغبت سے مسلمان ہوئے ہیں ! ! !

تو جب مکہ مکرمہ فتح ہوگیا اس کے بعد حنین اس کے بعد طائف، تو طائف جب پہنچے ہیں تو وہاں ان لوگوں نے یہ کیا کہ قلعہ بند ہوگئے اور وہاں ان کے پاس راشن بھی تھا، پانی کی بھی کمی نہیں تھی صحابہ کرامؓ باہر سے گھیرا ڈالے ہوئے تھے وہاں یہ (منجنیق) استعمال ہوا ہے رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمایا کہ ہم کل واپس روانہ ہوتے ہیں کیونکہ لڑنے میں کوئی فائدہ نہیں، اس میں تو یہ ہوگا کہ لڑائی زیادہ ہوگی تو آدمی مارے جائیں گے خواہ مخواہ بے وجہ اور کوئی فائدہ بھی حاصل نہیں ہوگا، ہمارا بھی نقصان ہوگا اور ان کا بھی ہوگا ! بہرحال وہ ڈر گئے تھے قلعہ بند ہوگئے تھے، میدان میں لڑنے کی ہمت ان کی نہیں تھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کل کو ہم یہاں سے واپس چلتے ہیں بس ! کیونکہ مکہ مکرمہ فتح ہوگیا، اس کے آس پاس کے علاقے سب فتح ہوگئے، طائف رہ گیا !

سیاسی اور جنگی اعتبار سے اعلیٰ رائے :

رسول اللہ ﷺ کی رائے مبارک محض جنگی ہی نہیں تھی بلکہ بہت عمدہ سیاسی رائے مبارک تھی ! ! آپ نے یہ فرمایا کہ یہ بغیر اپنی منڈی (تک رسائی) کے رہ ہی نہیں سکتے ان کے ہاں جو پیداوار ہے، انگور ہے، انار ہے اور جو ایسے پھل ہیں، سبزیاں ہیں جو بھی پیداوار یہاں ہوتی ہے اسے خریدنے والا کوئی علاقہ سوائے مکہ مکرمہ کے نہیں ہے اور مکہ مکرمہ پر ہم قبضہ کرچکے ہیں تو انہیں منڈی کی ضرورت پڑے گی گزارے کے لیے تو یہ خود بخود آجائیں گے بغیر لڑائی کے ! ! تو آپ نے اعلان فرمایا کہ اب کل چلنا ہے صحابہ کرامؓ نے کہا کہ ہم تو نہیں جانا چاہتے بغیر اسے فتح کیے ہوئے ! رسول اللہ ﷺ

کی رائے سیاسی بصیرت اور جنگی بصیرت (کی بنیاد پر) تھی ! آپ نے فرمایا اچھا نہیں جانا چاہتے تو پھر کل لڑیں گے تو اب جب لڑے تو وہ اوپر تھے، قلعہ بند تھے، پتھر مارے اوپر سے آدمی تو وہ بھی بڑی دور جاتا ہے اور چوٹ بہت لگتی ہے، تکلیف بہت پہنچا دیتا ہے ! ! !

یہی نتیجہ ہوا منجنیق کا مقصد یہ تو ہوتا تھا کہ دور سے دور پھینکا جا سکتا تھا، باقی قریب جب پہنچ جائیں شہر پناہ کے اور فصیل کے اور وہاں وہ دشمن اوپر سے پھینکتے بھی ہوں کوئی چیز تو وہ کافی دور جا سکتی ہے ! تو اس میں یہ ہوا کہ صحابہ کرامؓ کو چوٹیں بہت آئیں، آپ نے جب یہ دیکھا کہ ان کے چوٹیں آئیں تو پھر فرمایا کہ اچھا ہم کل واپس چلیں گے تو وہ سب کے سب خوش ہو گئے، خوشی سے راضی ہو گئے ! رسول اللہ ﷺ کو اس پر ہنسی آئی اور آپ نے فرمایا کہ دیکھیں کل میں نے کہا تھا کہ ہم کل واپس چلیں گے تو یہ راضی نہیں ہوئے اور (اب) میں نے کہا کہ کل چلیں گے تو یہ راضی ہو گئے ! ! تو وہ عادی ہو چکے تھے اس چیز کے کہ فتح کیے بغیر نہیں جانا اور اگر وہ ٹھہرتے تو فتح ہو ہی جاتا یہ بھی صحیح ہے بات !

فوجی ضابطہ اور فائدہ :

لیکن رسول اللہ ﷺ کا جو دیا ہوا سبق ہے وہ یہ ہے کہ بلاوجہ نہ اپنے آپ کو نقصان پہنچاؤ نہ انہیں نقصان پہنچاؤ ! اور اس طرح سے رہو گے تو دشمنی بھی نہیں ہو گی اور وہ خود بخود (ہتھیار ڈال کر) آجائیں گے اور اسی طرح سے ہوا بھی ! خیر بعد میں صحابہ کرامؓ واپس آنے پر راضی ہو گئے اور اس میں کوئی سبکی نہیں تھی ان کی کیونکہ (طائف والوں نے) کوئی باہر آ کر تھوڑی مقابلہ کیا، قلعہ کے اندر سے ہی انہوں نے پتھر مارے ہیں چوٹ ووٹ لگی ہے اندازہ ہو گیا صحابہ کرامؓ کو کہ اس کو فتح کرنے میں خاصی محنت کرنی پڑے گی، جب یہ اندازہ ہو گیا تو پھر انہوں نے اگلے دن جا کر تجربے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی رائے مبارک سے اتفاق کیا اور اسی پر ہنسی آئی آپ کو ! ! پھر آپ تشریف لے آئے تو یہ لوگ بھی بعد میں اسی طرح جیسے اندازہ تھا رسول اللہ ﷺ کا اسی طرح یہ لوگ آئے ہیں اور پھر مسلمان ہوئے ہیں ! ظاہری اسباب یہی تھے کہ فوری منڈی کی ضرورت تھی انہیں کہ اپنی ضرورت کی چیزیں لائیں اور بیچیں بھی، اس لیے وہ آ ہی گئے ! ! !

جنگی قوت کا مدار :

اس میں ذکر آرہا ہے منجنیق کا ! تو منجنیق ایک چیز تھی جو اُس زمانہ میں نئی ایجاد ہوئی تھی ! تو مسلمانوں کو ایک اصول آپ نے بتلا دیا ہے کہ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ [1] طاقت نام ہے پھینکنے کی قوت کا، جو دور سے دور پھینک سکتا ہے وہ زیادہ قوی ہے بہ نسبت اس کے کہ جو دور زیادہ نہ پھینک سکے ! تو طاقت نام ہے رَمی کا، پھینکنے کا ! آج تک وہی چیز چلی آرہی ہے اور رسول اللہ ﷺ نے بالکل صحیح ترین چیز مسلمانوں کو بتلائی ہے کہ طاقت بڑھاؤ پھینکنے کی طاقت ! پھینکنے کی طاقت میزائل ہیں آج اس کی یہ شکل بنی ہوئی ہے اور اس میں مسلمان سب سے پیچھے ہیں اور سب سے پہلے تعلیم مسلمانوں ہی کو حاصل ہوئی ہے کہ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ

بہر حال بہت آداب ہیں اور بہت طریقے ہیں اور ہر طرح کا نشیب و فراز ہے جس کا خلاصہ یہ نکلتا ہے کہ ساری دنیا کو اخلاقی اور اعتقادی فلاح حاصل ہو اور نقصان نہ ہو، بہت کوشش کی گئی ہے کہ نقصان جتنا بھی ممکن ہو سکتا ہے کم سے کم ہو !

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اچھے اخلاق اور استقامت نصیب فرمائے، آمین۔ اختتامی دعا........................

(مطبوعہ ماہنامہ انوارِ مدینہ جنوری ۱۹۹۵)

قطب الاقطاب عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں نور اللہ مرقدہٗ

کے سلسلہ وار مطبوعہ مضامین و دروس جامعہ مدنیہ جدید کی ویب سائٹ پر پڑھے اور سنے جا سکتے ہیں

http://www.jamiamadniajadeed.org

[1] مشکوٰۃ المصابیح کتاب الجہاد رقم الحدیث ۳۸۶۱